حالتِ زکام میں بغیر کسی مرض کے سرخی مائل رطوبت نکلنے سے کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12830

تاریخ اجراء: 25 شوال المکرم 1444 ھ / 16 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کبھی زکام کی حالت میں ناک سے سرخی مائل رطوبت نکل جاتی ہے، ایسا کسی مرض کی وجہ سے نہیں ہوتا، تو کیا اس صورت میں بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زکام کے ساتھ نکلنے والی سرخی مائل رطوبت اگر بہہ کر ناک کے نتھنے میں نرم جگہ تک پہنچ جاتی ہے تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں! اگر وہ سرخی مائل رطوبت بہنے کی مقدار میں نہ ہو یا پھر ناک سے جما ہوا خون نکلے تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ بیماری یا زخم کی وجہ سے خون یا پیپ یا زرد پانی جسم کے کسی حصے سے بہہ کر ایسی جگہ پہنچ جائے جس جگہ کو وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہو تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی بیماری یا زخم کے بغیر ہی سرخ رنگ یا سرخی مائل رطوبت بہنے کی مقدار میں نکل آئے تو اس صورت میں بھی وضو ٹوٹنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ رنگ میں ایسی تبدیلی اُس رطوبت میں خون کی آمیزش کا شبہ ڈالتی ہے لہذا فقہائے کرام نے احتیاطاً اُس رطوبت کو بھی ناپاک اور ناقضِ وضو شمار کیا ہے، جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق ناف سے بغیر کسی مرض کے پیلا پانی بہے تو یہ پانی ناپاک اور ناقضِ وضو ہوگا۔

جسم سے بیماری یا زخم کے سبب نکلنے والی رطوبت کے متعلق فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ کے وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں ہے: ”ما يخرج من غير السبيلين ويسيل إلى ما يظهر من الدم والقيح والصديد والماء لعلة وحد السيلان أن يعلو فينحدر عن رأس الجرح ۔۔۔ الدم والقيح والصديد وماء الجرح

والنفطة والسرة والثدي والعين والأذن لعلة سواء علی الأصح كذا في الزاهدي "یعنی جو خون، پیپ، کچ لہو یا پانی کسی بیماری کی وجہ سے سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی حصے سے خارج ہو کر ظاہری جسم کی طرف بہہ جائے (تو وضوٹوٹ جاتا ہے) بہنے کی حد یہ ہے کہ وہ اوپر جا کر زخم کی جگہ سے نیچے گر جائے۔۔۔ خون، پیپ، کچ لہو، زخم اور آبلہ کا پانی اور وہ پانی جو ناف، پستان، آنکھ اور کان میں سے کسی بیماری کی وجہ سے نکلے تو اصح قول کے مطابق ناقض وضو ہونے میں یہ سب برابر ہیں۔ ایسا ہی زاہدی میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01 ص 10، مطبوعہ پشاور، ملتقطاً)

ہدایہ شریف میں ہے: "المعانی الناقضة للوضوء کل مایخرج من السبیلین والدم والقیح اذا خرجا من البدن فتجاوزا الی موضع یلحقه حکم التطھیر "یعنی وہ باتیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ہر وہ چیز ہے جو سبیلین سے نکلے۔ خون اور پیپ جب یہ دونوں بدن سے نکل کر ایسی جگہ پہنچیں جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونے کا حکم ہے (تو وضو توڑ دیتی ہیں)۔ (ھدایہ، کتاب الطھارات، ج 1، ص 17، مطبوعہ بیروت)

علامہ عینی علیہ الرحمہ اس کی شرح کرتے ہوئے "بنایہ" میں فرماتے ہیں: "والشرط الرابع ان یلحق ذلک موضع التطھیر فی الجملة کمافی الجنابة حتی **لو سال الدم من الرأس الی قصبة الانف ینتقض الوضوء۔۔۔۔ اذا الاستنشاق فرض فی الجنابة** "یعنی خون کے ناقض وضو ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ خون بہہ کر ایسی جگہ پہنچے جس جگہ کو فی الجملہ پاک کرنے کا حکم ہو جیسا کہ حالتِ جنابت میں پورے ظاہری جسم کا دھونا فرض ہوتا ہے، **پس اگر کسی شخص کے سر سے خون بہہ کر ناک کے بانسہ تک اتر آیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا کہ ناک کے بانسہ کو دھونا غسل میں فرض ہوتا ہے۔** (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الطھارات، ج 1، ص 259، مطبوعہ بیروت، ملتقطاً)

غسل کے فرائض بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: " استنشاق: ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا۔ " (فتاوی رضویہ، ج 01 (ب)، ص 595، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ناف سے بغیر مرض کے پیلا پانی نکلے تو وہ ناقضِ وضو ہو گا۔ جیسا کہ غنیۃ المستملی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "لو خرج من سرته ماء اصفر وسال نقض لانه دم قد نضج فاصفر وصار رقیقاً "یعنی اگر ناف سے زرد پانی نکل کر بہے تو وضو جاتا رہے گا اس لئے کہ وہ خون ہے جو پک کر زرد اور پتلا ہو گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی، فصل فی نواقض الوضوء، ص 116، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے: ”فی عینه رمد یسیل دمعها یؤمر بالوضوء لکل وقت لاحتمال کونه صدیدا واقول هذا التعلیل یقتضی انه امر استحباب فان الشک والاحتمال فی کونه ناقضا لا یوجب الحکم بالنقض اذ الیقین لا یزول بالشک واللہ اعلم **نعم اذا علم من طریق غلبة الظن باخبار الاطباء او علامات تغلب ظن المبتلی یجب**“یعنی کسی کو آشوبِ چشم کا مرض ہو جس میں آنسو بہتا ہو تو اسے ہر نماز کے وقت میں وضو کرنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اس آنسو کے کچ لہو ہونے کا احتمال ہے۔ **میں کہتا ہوں یہ علت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وضو کرنے کا حکم استحبابی ہے کیونکہ آنسو کے ناقض وضو ہونے میں شک اور احتمال ہے جو کہ وضو کو یقینی طور پر توڑنے کا فائدہ نہیں دیتا کیونکہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے۔ ہاں جب اطباء کے خبر دینے یا علامات کے ذریعے اس آنسو کے کچ لہو ہونے کا ظن غالب ہو تو وضو کرنے کا حکم وجوبی ہوگا۔** (فتح القدیر، کتاب الطہارات، فصل فی الاستحاضۃ، ج01، ص185، مطبوعہ بیروت)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”**مدار اس رطوبت کے خون وریم ہونے پر ہے قول تحقیق میں احتیاطاً احتمال دم پر ایجاب کیا۔۔۔** اقول: اور تحقیق وہی ہے کہ وجود مرض مظنہ دم ہے اس کے ساتھ شہادت صورت کی حاجت نہیں جس طرح مسئلہ مذی میں معلوم ہوا۔ ولہذا امام برہان الدین صاحبِ ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید میں ناف سے جو پانی نکلے اس کے زرد رنگ ہونے کی شرط لگائی کہ احتمال دمویت ظاہر ہو کما قدمنا نقلہ اقول: اور یہ منافی تحقیق نہیں کہ امام ممدوح کا یہاں کلام صورت وجودِ مرض میں نہیں اور **بلا مرض بلاشبہ حکمِ دمویت کے لئے شہادت صورت کی حاجت۔۔۔۔۔۔** جسے رعاف یعنی ناک سے خون جانے کا مرض ہے اور اسی حالت میں اسے زکام ہوا اور **خون نکلنے کے غیر اوقات میں جو ریزش زکام کی آتی ہے سرخی لیے متغیر اللون آتی ہے جس سے آمیزش خون مظنون ہے تو اس صورت میں نقضِ وضو کا حکم ظاہر ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، ج01(الف)، ص365-362، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: ”خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔۔۔ ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وُضو نہیں ٹوٹا۔“ (بہارِ شریعت، ج01، ص306-304، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net